eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

سعدیہ کنول
پی ایچ۔ڈی اسکالر، نمل، اسلام آباد
ڈاکٹر عابد حسین سیال
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، نمل، اسلام آباد

Sadia Kanwal
PhD Scholar, NUML, Islamabad
Dr Abid Hussian Sial
Associate Professor, Department of Urdu, NUML, Islamabad

توسیع زبان اور الحاقیت

EXPANSION OF LANGUAGE AND AFFIXATION

DOI: https://doi.org/10.56276/tasdiq.v4i2.122

ABSTRACT

Language is connected to the speaker and words are part of public speaking. The speakers of these words have no idea of their linguistic history. With the passage of time, the forms, appearances, spellings and meanings of the word change. Old words become absolute and new words are added to the language. The Descriptive qualitative method was used to analyze the data. The proposed research article enlightens the concept of language growth and one of its practical cases affixation. Affixation is assessed in two ways; inflectional affixation and derivational affixation. Affixation, which is the process of word formation, has four ways of forming words including prefixes, suffixes, infixes and circumfixes.

Received: 20-Dec-22
Accepted: 10-Jan-23
Online: 2n-23

KEYWORDS

Grammar, Derivation, Inflection, Word formation, Coinage Affixation, Prefix, Suffix, Infix, Circumfix, Negative affixes, Rational Affixes, Evaluative affixes, Quantitative affixes.

زبان میں آنے والی تبدیلی فطرت کا ایک اہم وصف ہے۔ ہر زبان وقت اور مقام کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی ہے۔ زبان میں یہ تبدیلیاں اچانک رونما نہیں ہوتیں بلکہ غیر شعوری اور غیر محسوس طریقے سے یہ عمل وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اس عمل کے تحت نت نئے الفاظ زبان میں شامل ہوتے جاتے ہیں اور قدیم الفاظ متروک ہو جاتے ہیں۔ اس کی سب سے اہم مثال باغ و بہار کی زبان ہے۔ جس زبان کو اپنے وقت میں دلی کی ٹکسالی زبان کہا جاتا تھا۔ آج وہ زبان نہ تو بولی جاتی ہے اور نہ ہی لکھی جاتی ہے۔ ہر سو سال کے بعد اگر پچھلی اور پرانی زبان کا

جائزہ لیں تو وقت کے ساتھ جو تہذیبی، تاریخی، ثقافتی، سیاسی اور سماجی تبدیلیاں آتی ہیں۔ وہ ہر لحاظ سے زبانوں پر اپنے اثرات ڈالتی ہیں۔ یہ تبدیلیاں نئے الفاظ کی تشکیل کا باعث بنتی ہیں۔ آج سے پچاس سال پہلے تک موبائل اور انٹرنیٹ کے بارے کوئی شخص نہیں جانتا تھا۔ ان آلات اور سائنس کی ترقی کی بدولت نت نئے الفاظ دنیا کی تمام زبانوں میں شامل ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ موبائل فون، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا (فیس بک، انسٹا گرام، وٹس ایپ) اور مختلف طرح کے استعمال میں آنے والی ایپلیکیشن (APP) زندگی میں آنے والی تبدیلیوں نے زبان کو بدل کر رکھ دیا۔ تصرفات کا عمل تیز سے تیز تر ہوتا جا رہا ہے۔ دنیا کے گلوبل ویلج بننے سے اب دنیا کی ہر زبان میں دوسری زبانوں کے الفاظ شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ نہ صرف اردو میں انگریزی کے الفاظ شامل ہوئے بلکہ انگریزی میں بھی اردو کے الفاظ شامل ہو رہے ہیں۔ اس کی مثال لفظ "جگاڑ" ہے جو اب انگریزی ڈکشنری میں شامل ہو چکا ہے۔ زبان کی ایجاد کے حوالے سے مولوی عبد الحق لکھتے ہیں:

> "زبان نہ کسی کی ایجاد ہوتی ہے اور نہ اسے کوئی ایجاد کر سکتا ہے۔ جس اصول پر بیج سے کونپل پھوٹتی، پتے نکلتے، شاخیں پھیلتی اور پھل پھول لگتے ہیں۔ اور ایک دن ننھا سا پودا تناور درخت بن جاتا ہے اسی اصول کے مطابق زبان پیدا ہوتی ہے بڑھتی اور پھلتی پھولتی ہے"(1)

جو زبانیں ان مراحل سے گزرنا بند کر دیتی ہیں وہ آہستہ آہستہ متروک ہو جاتی ہیں اور مردہ زبانیں کہلاتی ہیں۔ ایسی زبانیں اپنے دور کے عصری تقاضے پوری نہیں کر پاتی جیسے عبرانی زبان ختم ہوئی، سنسکرت اور لاطینی جیسی اہم اور بڑی زبانیں جو علمی سطح پر رائج ہیں مگر بولی اور سنی نہیں جاتیں۔ زبان کی شکست و ریخت کا عمل ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اس عمل سے گزر کر ہی زبانیں اپنا وجود برقرار رکھتی ہیں۔ لفظ کی شکل، صورت، املا اور معانی میں تبدیلی وقت کے بہاؤ کے ساتھ آتی ہے۔ الفاظ عوامی بول چال کا حصہ ہوتے ہیں ان الفاظ کے بولنے والوں کو اس کی لسانی تاریخ کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اکثر اوقات زیر، زبر اور پیش کی تبدیلی سے لفظ کے معانی بدل جاتے ہیں۔ "جدید مغربی زبانوں کی اکثر علمی اصطلاحیں یونانی اور لاطینی سے اخذ کیے ہوئے سابقوں اور لاحقوں کی کی مرہون منت ہیں"(2) یہی حال اردو کا ہے جس میں ہندی، عربی اور فارسی الفاظ کے ملاپ سے بے شمار سابقے اور لاحقے بنائے گئے اور مزید بھی بنائے جا سکتے ہیں۔ اردو زبان میں الفاظ کی تشکیل کے بہت سے طریقے رائج ہیں۔ ان میں سے ایک طریقہ الحاقیت کا ہے۔ انگریزی میں اسے Affixation کہتے ہیں۔ Affix کے معنی ہیں چسپاں کرنا اور لگانا کے ہیں۔ الحاقیے بامعنی لفظ سے مل کر بنتے ہیں الحاقیت کے عمل میں اساس پہلے سے موجود الفاظ ہوتے ہیں۔ یہ کبھی تنہا اور اکیلے استعمال نہیں ہوتے۔

> "تعلیقہ (Affix) وہ بامعنی جز ہوتا ہے جو کسی لفظ کے مادے (Root) سے جڑا ہوتا ہے اور تعلیقے کے جڑنے سے وہ لفظ پیچیدہ شکل اختیار کر لیتا ہے"(3)

"لفظ کو ساخت کے اعتبار سے عام طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ سادہ، پیچیدہ اور مرکب، سادہ لفظ آزاد مارفیم ہوتا ہے جس کے مزید ٹکڑے نہیں کیے جا سکتے۔ پیچیدہ الفاظ وہ ہوتے ہیں جن کے ساتھ سابقے اور لاحقے لگائے جاتے ہیں"(4) سابقے اور

لاحقے لگانے کے عمل کو عمل الحاقیت Affixation کہتے ہیں۔ لفظ کی ساخت کی بنیادی اکائی مارفیم کہلاتی ہے۔ Haspelmath & sSims کے مطابق:

> The smallest element of a meaningful and identifiable word is called morpheme.(5)

ترجمہ: ایسا لفظ جو بامعنی ہو اور شناخت رکھتا ہو اس کی اقل ترین اکائی مارفیم کہلاتی ہے۔

ماہرین لسانیات نے "مارفیم" اس لفظ کو کہا ہے جو بامعنی ہو، چھوٹا بھی اور اپنی پہچان بھی رکھتا ہو۔ اس لیے ایسے تمام لفظ جو مزید تقسیم نہ ہو سکیں مارفیم کہلاتے ہیں۔ مارفیم کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1۔ آزاد مارفیم (Free Morpheme)

2۔ پابند مارفیم (Bound Morpheme)

آزاد مارفیم وہ مارفیم ہیں جو اپنی پہچان رکھتے ہوں اور بامعنی ہوں مثلاً کتاب، کرسی، فلم، میز وغیرہ ان کو اگر مزید حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ان کے معنی نابود ہو جائیں گے۔ پابند مارفیم وہ مارفیم ہیں جس کے اپنے تو کوئی معانی نہ ہوں مگر آزاد مارفیم کے ساتھ مل کر معانی دے۔ غیرت ایک آزاد مارفیم ہے۔ اگر اس کے ساتھ بے کا الحاقیہ لگایا جائے تو یہ ایک مختلف معنوں میں استعمال ہو گا۔ پابند مارفیم کبھی اکیلے نہیں آتے۔ پابند مارفیم کم ہوتے ہیں اور آزاد مارفیم زیادہ۔ الحاقیے بھی دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تصریفی (Inflectional) اور دوسرے اشتقاقی (Derivational)۔

ڈاکٹر عبد السلام عمومی لسانیات میں تصریف کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "تصریف اس عمل کو کہتے ہیں جس کی بنا پر وجود میں آنے والے الفاظ کا قواعدی تفاعل محدود ہو جاتا ہے یعنی وہ لفظ صرف ایک مخصوص صورت میں ہی استعمال ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی لفظ پر جمع کی علامت کا اضافہ کرنے کے بعد وہ صرف جمع کے طور پر ہی استعمال ہو سکتا ہے یعنی واحد فعل کے ساتھ استعمال نہیں ہو سکتا"(6)

تصریف نگاری میں نہ کوئی نیا لفظ بنتا ہے اور نہ ہی اس کی قواعدی حیثیت میں کوئی بدلاؤ آتا ہے اس میں لفظ کی مختلف حالتیں بنائی جاتی ہیں۔ جن کو عدد جنس اور حالت سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ "تصریف نگاری ایک لفظ کی قواعدی حالتوں پر بحث کرتی مثلاً فعل حال، ماضی، مستقبل، واحد / جمع، مذکر / مونث وغیرہ"(7) مثلاً کتاب ایک آزاد مارفیم ہے۔ اس کے ساتھ "یں" لگانے سے 'کتابیں' بن جاتی ہیں جو کہ جمع ہے۔ "یں" ایک پابند مارفیم ہونے کے ساتھ ساتھ جمع کے صیغہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مادہ لفظ کتاب ہے۔ اس طرح لفظ کی قواعدی حالت میں تو تبدیلی آئی ہے مگر اس کی معنوی حالت اور قواعدی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں کیونکہ یہ ایک لغویہ (Lexeme) سے تعلق رکھتے ہیں۔ لغویہ کے بارے میں عام تصور یہ ہے کہ یہ الفاظ کی مختلف حالتوں کا مجموعہ ہے جس کی ہر شکل ایک لغویہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ تصریفی عمل لفظوں کے اجزائے کلام (Parts of Speech) کے اصولوں کے تحت

ہوتا ہے۔ مگر اس میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اسم اسم رہتا ہے اور فعل فعل، صفت بھی تصریفی عمل میں صفت ہی رہتی ہے۔

آزاد مارفیم	+	پابند مارفیم	=	تصریفی اشتقاق
مور	+	نی	=	مورنی (مونث)
گائے	+	یں	=	گائیں (جمع)

مور اور گائے اسم ہیں اور پابند مارفیم کے الحاق ہونے کے باوجود بھی اسم ہی ہیں لفظوں کے بننے کا یہ عمل تصریف نگاری کہلاتا ہے۔ "تصریف نگاری میں لفظ کی مختلف حالتوں کے درمیان ربط کو ظاہر کرتی ہے"(8) اور ان مثالوں سے بھی یہ بات واضح ہوئی ہے کہ ان کے درمیان ربط تصریف کی بدولت واقع ہوا ہے۔

اشتقاقی عمل میں پرانے لفظوں سے نت نئے الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ مادہ الفاظ (Root Words) میں تبدیلی سے لفظ کی ساخت میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اس طرح ایک ساق / مادہ لفظ سے دوسرا مادہ لفظ وجود میں آتا ہے۔ اور اشتقاق کے عمل میں نہ صرف لفظ کی قواعدی حیثیت تبدیل ہو جاتی ہے بلکہ لفظ میں معنوی تبدیلی بھی رونما ہوتی ہے۔ اس طریقہ کار کے تحت کم الفاظ بنتے ہیں Aronofl & Sims کے مطابق:

"الحاقیت کے ذریعے لفظ بنانے کا طریقہ جس کے نتیجے میں نئے الفاظ بنتے ہیں اشتقاق کہلاتے ہیں"9

Aronoff & Sims اور Jurgen Handki دونوں نے الحاقیت کے چار طریقے بتائے ہیں۔

1۔ سابقہ Prefix

2۔ لاحقہ Suffix

3۔ وسطیہ Infix

4۔ ابتدائیہ انتہائیہ (Circumfix)

سابقے اور لاحقے وہ ہوتے ہیں۔ جو کسی ساق / مادہ الفاظ کی ابتدا اور انتہا میں لگائے جاتے ہیں۔ سابقے عام طور پر اشتقاقی ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس لاحقے اشتقاقی اور تصریفی دونوں ہوتے ہیں۔ کسی مادہ یا ساق الفاظ کے آخر میں جب کوئی پابند مارفیم کا الحاق کریں تو اسے لاحقہ کہتے ہیں۔ اسی طرح جب کسی لفظ کے درمیان یا وسط میں اضافہ کیا جائے تو وسطیہ کہلاتا ہے۔ ابتدائیہ اور انتہائیہ میں لفظ کی ابتدا اور انتہا میں کسی پابند مارفیم کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ یہ تصریفی بھی ہو سکتے ہیں اور اشتقاقی بھی۔ انگریزی اور اردو میں اس کی مثالیں کم ملتی ہیں۔ اس کے برعکس جرمن زبان میں ابتدائیے، انتہائیے (Circumfixes) کی مثالیں زیادہ ملتی ہیں۔

الحاقیہ	+	آزاد مارفیم	+	الحاقیہ	اشتقاقی / تصریفی
ان (سابقہ)	+	جان			ان جان (اشتقاقی)
		لوہ	+	ہار (لاحقہ)	لوہار (اشتقاقی)
		عید	+	گاہ (لاحقہ)	عید گاہ (اشتقاقی)
		چل	+	ا (وسطیہ)	چال (اشتقاقی)
		قتل	+	ا (وسطیہ)	قاتل (اشتقاقی)
غیر (سابقہ)	+	ذمہ	+	دار (لاحقہ)	غیر ذمہ دار (اشتقاقی)
خوش (سابقہ)	+	بو	+	دار (لاحقہ)	خوشبو دار (اشتقاقی)
		لڑک	+	ے (لاحقہ)	لڑکے (تصریفی)

حروف کے ساتھ سابقے لاحقے کا اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر وہ الفاظ تغیر پذیر (Variables) ہوں ان کی مدد سے نئے الفاظ بنائے جاتے ہیں جبکہ ساکن اور جامد (Constant) حروف کی مدد سے نئے الفاظ نہیں بنتے۔ Rochelle Lieber کے نزدیک الحاقیے کو بلحاظ معنی درج ذیل گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے"۔(10)

1۔ شخصی الحاقیے (Personal Affixes)

یہ وہ الحاقیے ہیں جو فعل اور اسم کو شخصی اسم (People noun) میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ انگریزی میں ذاتی الحاقیے بنانے کے لیے er,ee لگایا جاتا ہے۔ جو اسم فاعل (Personal Noun) یعنی کام کرنے والے کے بارے میں آپ کو بتاتا ہوں۔ لفظ اسم سے اسم فائل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسے Write جو کہ فعل (Verb) ہے کے ساتھ er لگانے سے writer بن جاتا ہے جو کہ اسم فاعل (Personal Noun) ہے۔ اردو میں اسم کے ساتھ ہر، گر، کن، کار اور چی وغیرہ لگانے سے اسم فاعل بنتا ہے۔

اسم (آزاد مارفیم)	+	لاحقہ (پابند مارفیم)	=	اسم فاعل
رہ	+	بر	=	رہبر
زر	+	گر	=	زرگر
گور	+	کن	=	گورکن
قلم	+	کار	=	قلم کار

منفی الحاقیے (Negative Affixes)

ایسے الحاقیے جو 'نفی' کے معنوں میں استعمال ہوں منفی الحاقیے کہلاتے ہیں۔ انگریزی میں اس کے، un, non, in بطور سابقے اور less, without اور بطور لاحقے نفی کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ اردو میں ان، نا، بے، نہ، ا، غیر، وغیرہ بطور سابقے نفی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

سابقہ	+	آزاد مارفیم	=	اشتقاق
نا	+	کام	=	ناکام
ا	+	ٹل	=	اٹل
ا	+	مر	=	امر

الف ہندی قاعدے میں کسی لفظ کے ساتھ لگانے سے منفی معنی دیتا ہے۔

ربطی الحاقیے (Prepositional and relational Affixes)

ربطی الحاقیے کو وقت اور جگہ ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ انگریزی میں Over, Out کے لفظ استعمال ہوتے ہیں۔ overcoat, outrun, outhouse اس کی مثالیں ہیں۔ اردو میں وقت اور جگہ کے لیے اسم ظرف زماں اور اسم ظرف مکاں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً

دو	+	پہر	=	دوپہر
مطبخ	+	ی	=	مطبخی

مقداری الحاقیے (Quantitative Affixes)

یہ وہ الحاقیے ہیں جس کا تعلق کسی شے کی مقدار کے ساتھ ہوتا ہے۔ انگریزی میں لفظ Full بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے مثلاً Hand full, helpful وغیرہ بطور سابقہ (multi) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ Multifaces وغیرہ۔ اردو میں مقداری الحاقیے اسم کے ساتھ لاحقہ لگانے سے صفت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

مٹھی	+	بھر	=	مٹھی بھر (صفت)
مدد	+	گار	=	مددگار (اسم فاعل)

قدری الحاقیے (Evaluative Affixes)

قدری الحاقیے وہ الحاقیے ہیں جس میں کسی شے کی چھوٹائی یا بڑائی بیان کی جائے۔ جس میں کسی شے کی چھوٹائی بیان کی جائے اسے

انگریزی میں diminutives کہا جاتا ہے۔ اس کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

Book - Booklet
Drop - droplet

اردو میں اسے اسم مصغر اور تصغیر کہتے ہیں۔ ان کی مثالیں یہ ہیں۔

کتاب - کتابچہ دیگ - دیگچہ

ڈبہ - ڈبیا

اردو میں الف، ی، ڑی، ری، ڑا اور را لگانے سے اسم تصغیر بنایا جاتا ہے۔

ایسے الاحقیے جس میں کسی شے کی بڑائی بیان کی جائے اسے انگریزی میں augmentatives کہا جاتا ہے۔ اس کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

Mega bite Megastore,

اردو میں اسے مکبر کہا جاتا ہے۔ یہ اسم عام ہے جن کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

بات - بتنگڑ

گھڑی - گھڑیاں

رگ - شاہ رگ، شہ رگ

اردو میں مونث اسم کی علامت تانیث (ی) گرا دینے سے، فارسی الفاظ سے شاہ، شہ اور ہندی میں مہا لگا کر اسم مکبر بنایا جاتا ہے۔

انگریزی میں بلحاظ معانی الاحقیے پانچ طرح سے بنائے جاتے ہیں۔ جب انگریزی کے اصولوں پر ان الاحقیوں کو اردو میں جانچا اور پرکھا گیا تو اردو میں بھی ایسے الفاظ پائے گئے۔ جو اس طریقہ کار کے تحت بنتے ہیں۔ اشتقاق، لفظ فعل (Verb)، صفت (Adjective) تابع فعل (Adverb) اور اسم (Noun) سے مل کر بنتے ہیں۔ ہمارے ہاں الاحقیت کے ذریعے بہت کم الفاظ ملتے ہیں۔ اردو زبان میں سب سے زیادہ لاحقے پائے جاتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں سابقے، وسطیے اور ابتدائیے، انتہائیے نہایت کم ہیں۔ ہمارے نثر نگار، ادباء، شعراء کرام کو اس طرف بھی نظر کرنی چاہیے۔ کیونکہ شیکسپیئر نے اکیلے انگریزی زبان کو چھبیس ہزار نئے الفاظ دیے۔ اس کے برعکس فرہنگ آصفیہ میں لفظوں کی تعداد 54000 (چون ہزار) ہیں۔ زبان کی توسیع میں نئے لفظوں کی شمولیت ہونا از حد ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ علاقائی اور بین الاقوامی زبانوں کے روزمرہ استعمال کے الفاظ لغت میں شامل کیے جائیں تاکہ زبان کے سانچے اور کھانچے بھرے جا سکیں۔

حوالہ جات

1. مولوی عبدالحق، ڈاکٹر، قواعد اردو، سیونتھ سکائی پبلی کیشنز، لاہور 2013، ص 7
2. خلیل صدیقی، زبان کیا ہے، بیکن بکس، ملتان لاہور، 2019، ص 49

3. رؤف پاریکھ، لسانیات کے بنیادی مباحث، بحوالہ ڈیوڈ کرسٹل David Crystal
4. The Penguin Dictionary of language، لندن، 1999، دوسرا ایڈیشن، ص7
5. نصیر احمد خان، اردو لسانیات، جے کے آفسٹ پریس، دہلی، 1990، طبع اول، ص52
6. Haspelmath, M & Sims, Understanding Morphology, Hodder, Education, UK, 2nd Edition, 2010, P 14
7. عبدالسلام، ڈاکٹر، عمومی لسانیات، رائل بک کمپنی، کراچی، 1993، ص180
8. Aronoff & fudeman, what is morphology, United Kindem, wily black well, publishing, pg 165
9. Haspelmath. M & Sims, Understanging Morphology ,Pg 18
10. Aronoff & Fudeman, what is morphology, Pg 168
11. Rochelle Lieber, Introducing Morphology, Cambridge University Press, Newyork, 2009, Pg.40